OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Epistemology: Vol.15, Issue 16 Dec 2024

اسلام میں سسرالی رشتوں کا اخلاقی نظام: جنوبی ایشیائی مسلم خاندانوں میں نند کے کردار کا مطالعہ

The Islamic Ethics of In-Law Relationships: A Case Study of the Sister-in-Law (Nand) in South Asian Muslim Households

Ayesha Qamar
Al-Huda by Farhat Hashmi green town branch,Lahore
Dr Zill e Huma
Assistant Professor, LCWU,Lahore

Abstract: This article explores the Islamic and social importance of the nand-bhabhi relationship. It emphasizes that marriage forms not only a sacred bond but also a social structure where in-law ties are crucial. Using Quranic verses, Hadiths, and examples from the life of Prophet Muhammad ﷺ, the article highlights the respectful treatment of in-laws as a religious duty. It addresses common conflicts between a wife and her husband's sister, attributing them to jealousy or misunderstanding, and suggests Islamic principles like patience, compassion, and forgiveness to resolve issues. The article encourages honoring in-law relationships to attain Allah's pleasure, strengthen family unity, and achieve peace. In conclusion, it calls for mutual respect and moral excellence between both women to create a harmonious home and reap rewards in this world and the Hereafter.

Keywords:
Nand-Bhabhi Relationship, In-laws in Islam, Family Harmony, Islamic Ethics, Social Values

نکاح صرف مذہبی طور پر ہی نہیں بلکہ معاشرتی طور پر بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ نسل کی بقا، نگاہ وشرمگاہ کا تحفظ، بقاء خاندان اور بدکاریوں کی کافی حد تک بندش نکاح ہی سے وابستہ ہے اور یہ ساری چیزیں ایک حسین معاشرے کیلئے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک حسین معاشرہ مختلف خاندانوں سے مل کر ہی بنتا ہے جن معاشروں میں خاندان کا تصور نہیں وہ معاشرے درحقیقت درندوں کے جنگل کا نقشہ پیش کر رہے ہوتے ہیں ہے لہٰذا حسین معاشرے کیلئے خاندان اکائی کی حیثیّت رکھتا ہے۔ اور اس خاندان کے ارتقائی مراحل کا سب سے پہلا مرحلہ اور اس کی بنیاد ازدواجی زندگی ہی ہے جس کا صحیح تصور نکاح شرعی کے بغیر ممکن ہی نہیں کیونکہ اسلام نے نسل کی حفاظت اور مہذّب معاشرے کی تشکیل کیلئے نکاح کی صورت میں خوبصورت نظام عطا فرمایا ہے۔

نکاح اور اس سے تشکیل پانے والے سسرالی رشتے

عورت اور مرد جب نکاح کے خوبصورت بندھن میں بندھتے ہیں تو ان کے نسبی رشتے بھی ایک دوسرے منسوب ہو جاتے جس کے نتیجے میں کئی ایک رشتے وجود میں آتے ہیں۔

> عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ: (حُرِّمَتْ عَلَيْكُم أُمَّهَاتكُم) الْآيَة. [1]
>
> حضرت ابن عباس فرماتے نسب سے حرام ہونے والے رشتے سات ہیں اور مصاہرت سے حرام ہونے والے رشتے بھی سات ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور رضاعت میں تمہاری بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری گود میں پرورش پانے والی وہ لڑکیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے صحبت کی ہے، پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اور تمہارے ان بیٹوں کی

بیویاں جو تمہاری صلب سے ہیں، اور یہ کہ تم اکٹھا کرو دو بہنوں کو مگر جو پہلے ہو چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔[2]

ماں (دادی، نانی)، بیٹی (پوتی، نواسی)، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی سے نکاح کرنا حرام ہے۔اور مصاہرت میں باپ، دادا اور نانا کی منکوحہ، بیوی کی ماں، دادی اور نانی،، مدخولہ بیوی ماں کی پہلے شوہر سے بیٹیوں، حقیقی بیٹے، پوتے اور نواسے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

صہر کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

صہر سے مراد وہ رشتے ہیں جو شادی کے بعد زوج کی طرف سے ہو جن کو ہماری زبان میں سسرالی رشتے کہا جاتا ہے۔ جن کی اہمیت اللہ تعالیٰ قرآن حکیم یوں بیان کرتا ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭوَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۝

وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔[3]

مرد اور عورت کو ملا کر وہ عجیب توازن کے ساتھ (جس میں کسی دوسرے کی تدبیر کا ادنی دخل بھی نہیں ہے) دنیا میں مرد بھی پیدا کر رہا ہے اور عورتیں بھی، جن سے ایک سلسلہ تعلقات بیٹوں اور پوتوں کا چلتا ہے جو دوسرے گھروں سے بہوئیں لاتے ہیں، اور ایک دوسرا سلسلہ تعلقات بیٹیوں اور نواسیوں کا چلتا ہے جو دوسرے گھروں کی بہوئیں بن کر جاتی ہیں ۔اس طرح خاندان سے خاندان جڑ کر پورے پورے ملک ایک نسل اور ایک تمدن سے وابستہ ہو جاتے ہیں ۔[4]اور نند بھی انہیں سسرالی رشتہ داروں میں سے ایک ہے۔

رسول ﷺ کا اپنے سسرالی رشتہ داروں سے حسن سلوک

رسول ﷺ اپنے سسرالی رشتہ داروں سے بے پناہ محبت کرتے تھے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے بہترین دوست اور سسر بھی تھے۔ دنیا میں بھی حضرت ابو بکر اور عمر نے آپ ﷺ کی صحبت اختیار کی اور روز قیامت بھی آپ ﷺ کے دائیں بائیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم ہوں گے۔

فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنْ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ[5]

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: آپ سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ میں نے پوچھا پھر کس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کے ابا (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد کس سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ سے۔

سسرالی رشتے کا ادب واحترام خود سرکار دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرمان سے ملتا ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

تم مصر فتح کروگے، جب تم اسے فتح کرو تو وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان (اہلِ مصر) کا احترام ہے اور قرابت داری ہے یا فرمایا کہ سسرالی رشتہ ہے۔[6]

کیونکہ ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) مصر سے آئی تھیں جن کے بطن شریف سے حضرت ابراہیم ابنِ رسول اللہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) پیدا ہوئے۔ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے نسبی رشتہ کی طرح سسرالی رشتہ کا بھی احترام کرے، ساس سسر کو اپنا ماں باپ سمجھے، ان کے قرابت داروں کو اپنا عزیز جانے بلکہ ان کی بستی کا، وہاں کے باشندوں کا احترام کرے کہ وہ ساس وسسر کے ہم وطن ہیں۔[7]

چنانچہ جب حضرت سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سپہ سالاری میں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے مصر کا محاصرہ کیا تو حملہ کرنے سے پہلے اعلان کیا: "ہمیں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قِبطیوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا ہے کیونکہ ان کا احترام ہے اور قرابت داری ہے"۔ یہ سن کر ان کے راہبوں نے کہا: "اس قدر دور کی قرابت داری کا لحاظ تو انبیا اور انبیا کے پیرو کار ہی کرتے ہیں"[8]

اسی طرح سسرالی رشتے کی عزّت وتوقیر کا ایک مظاہرہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے غزوۂ مُرَیسیع کے موقع پر بھی کیا، چنانچہ جب غزوۂ مریسیع کے موقع پر قبیلہ بنی مُصْطَلِق کے لوگ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے قیدی تھے اور

رسول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس قبیلے کے سردار کی بیٹی حضرت سیدنا جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرما کر انہیں امہاتُ المُومنین میں شامل فرمایا تو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے ''
اَصْھَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (یعنی یہ ہمارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سسرالی رشتے دار ہیں)'' کہتے ہوئے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا۔[9]

نند کون ہوتی ہے؟

شادی کے بعد شوہر کی جانب سے لڑکی کا تعلق شوہر کی بہن سے بھی ہو جاتا ہے جسے نند کہا جاتا ہے اور یہ رشتہ بھابھی اور نند کا رشتہ کہلاتا ہے۔ اگر بھابھی اور نند میں اتفاق و اتحاد اور اپنائیت قائم ہو جائے تو یہ رشتہ گھر کو امن کا گہوارہ بنانے میں معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے اس کے برعکس اگر ان دونوں میں سے ہر ایک اپنی برتری جتانے کی ٹھان لے، ہر بات میں ایک دوسرے کی تردید کر کے اُسے نیچا دکھانے کی کوشش کرے، ایک دوسرے کی عزّت اور حیثیّت کا لحاظ نہ کرے تو گھر کا امن تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ عام طور پر نند و بھاوج میں کشیدگی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بہن بھائی کا رشتہ بہت پیار بھرا ہوتا ہے، بہن اپنے بھائی کی لاڈلی ہوتی ہے، اس سے اپنی ہر دلی خواہش پوری کرواتی ہے اور بھائی بھی جی جان سے اس پر شفقت کرتے ہوئے اس کی تمنا پوری کر دیتا ہے۔ مگر جب بھائی کی شادی ہو جاتی ہے اور دلہن کی صورت میں بھابھی گھر آتی ہے تو بھائی کی توجہ اور اپنائیت کسی حد تک اپنی بیوی کی طرف بھی ہو جاتی ہے اور اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں، شادی سے پہلے گھر والوں کے ساتھ جو رویہ تھا اُس میں بھی فرق آجاتا ہے جس کے نتیجے میں نند اپنی بھابھی کو اِن تمام باتوں کا ذمہ دار سمجھ کر بلاوجہ دل برداشتہ ہو جاتی ہے بلکہ کبھی کبھار تو واقعی اس فرق کی اصل ذمہ دار بھابھی ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی ہوشیاری سے بہن بھائی میں نفرت کا زہر گھول دیتی ہے یا اُن کی محبتوں کو کم کرنے کی سازشیں کرتی ہے جس کی وجہ سے نند کے دل میں اپنی بھابھی سے نفرت کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اپنی بھابھی کی نقل و حرکت پر نظر رکھتی ہے، اُس کی ہر بات کا اُلٹا مطلب نکالتی ہے، بات بات پر نکتہ چینی کرتی ہے، اپنے بھائی کو بھابھی کے خِلاف بھڑکانے کی کوشش کرتی ہے اور عموماً اپنی ماں کو بھی اپنے ساتھ شریک کر کے بھائی کی محبت میں ہی بھائی کا ہنستا بستا گھر اجاڑ دیتی ہے۔

بیوی کا شوہر کے اقرباء سے حسن سلوک کے فوائد اور نند کے حقوق

بیوی کے لیے خاوند کے والدین اور بھائیوں بہنوں کا اکرام و احترام لازم قرار پاتا ہے کیونکہ خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سسرالی رشتہ داروں کی عزت و تکریم کرے، یوں فریقین کا اپنے قریبی رشتہ داروں کا احترام کرنے سے تعلقات مستحکم ہوتے۔ عزیزوں کی عزت افزائی سے اعتماد کا رشتہ قائم ہوتا ہے، محبت و مودت اور ہم آہنگی پروان چڑھتی اور گھریلو معاملات خوش اسلوبی سے طے پاتے ہیں۔ یہ مکافات عمل ہے کہ زن و شوایک دوسرے کے رشتہ داروں کی قدر کریں اور ان کی تعظیم و تکریم کریں تو فریق ثانی بھی بدلے میں عزت و اکرام ہی سے پیش آتا ہے۔

آخرت میں انعام

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (10)

ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں، اور معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے، اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے، یہ لوگ انہیں جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، اور حساب کے برے انجام سے خوف کھاتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی خوشنودی کی خاطر صبر سے کام لیا، اور نماز قائم کی، اور ہم نے انہیں جو رزق عطا کیا اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا، اور برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں، انہی لوگوں کے لیے انجام کا گھر ہوگا، ہمیشہ رہنے کے باغات، جن میں یہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آباء، بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی، اور فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہوں گے، یہ کہتے ہوئے کہ "سلام ہو تم پر" بسبب تمہارے صبر کرنے کے، سو کیا ہی خوب ہے انجام کا گھر۔

مندرجہ بالا دلیل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نند بھی شوہر کی طرف سے بیوی کی بہن بنتی ہے۔ وہ اس سے اپنے شوہر یعنی اس کے بھائی سے دور نہیں کرتی، بلکہ اسے کو جوڑ کر رکھتی ہے اللہ قیامت کے دن اس سے جنت کے باغات میں داخل کرے گا۔ نہ نند کا حق ہے کہ اسے اس کے بھائی سے علیحدہ نہ کیا جائے۔

رزق اور عمر میں اضافہ

آخرت کا ثواب تو ہے ہی دنیا میں بھی صلہ رحمی کا فائدہ یہ ہے کہ رزق کی تنگی دور ہوتی ہے اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔

گھر میں امن وسکون

تین چیزیں خوش نصیبی اور تین چیزیں بد نصیبی کی علامت ہیں، خوش بختی میں سے :ا۔ صالح بیوی ہے جسے تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور تو غائب ہو تو، تو اس کی ذات اور اپنے مال کے بارے میں پر امن ہو۔ ۲۔ ایسی سواری جو نہایت آرام دہ اور خوب چلنے والی ہو جو تجھے رفقاء کے ساتھ ملا دے۔ ۳۔ اور ایسا گھر جو ضروریات زندگی سے بھرپور اور کشادہ ہو۔ اور بد بختی کی علامات) میں :ا۔ ایک بیوی ہے جسے تو دیکھے تو وہ تیری طبیعت مکدر کر دے اور تیرے سامنے اپنی زبان چلاتی رہے اور اگر تو اس سے غائب ہو تو اس کی ذات اور اپنے مال کے بارے میں ڈرتا ہی رہے۔ ۲۔ ایسی سواری جو سست اور اڑیل ہو، اگر تو اسے مارے تو تجھے تھکا دے اور اگر تو اسے مارنا چھوڑ دے تو تیرے رفقاء کے ساتھ نہ ملائے۔ ۳۔ آیا گھر جو نہایت نیک اور نہایت بد مزاج گھر والوں پر مشتمل ہو"

شوہر کی خوشنودی حصول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ[11]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سی عورت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا"وہ عورت کہ جب خاوند اسے دیکھے تو وہ

اسے خوش کردے۔ اور جب اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے نفس اور مال میں اس کی مخالفت نہ کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔

خاوند کی نظر میں عزت ہو گی

ایک عام فہم اور ظاہری بات ہے اگر عورت شوہر کے ماں باپ بہن بھائیوں کی عزت کرے گی تو شوہر کی نظر میں اس کی بھی عزت بڑھے گی۔اس سے ثابت ہوا ہے کہ شوہر کی بہن کا حق ہے اس کی عزت کی جائے۔

شوہر کو پریشانی سے بچالے گی

اگر گھر کا ماحول خراب ہو گا، شوہر کے بہن بھائی پریشان ہونگے تو شوہر بھی پریشان ہو گا اور اچھی صالحہ عورت ایسا کبھی نہیں چاہئے گی کی اس کے گھر کا ماحول خراب ہو یا اس کا شوہر پریشان ہو۔اس لیے نند کا حق ہے کہ بھابی ان کی مشکلات کو سمجھے۔اور ان کی مشکلات کا مناسب حل ان کو بتائے،اور اس طرح گھر کا ماحول بھی صحیح رہے گا۔اور شوہر بھی پریشانی سے بچ جائے گا۔

ایمان مکمل کرلے گی

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لاَ يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ - أَوْ قَالَ لأَخِيهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ [12]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ اپنے ہمسائے کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ [13]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اسی طرح اگر عورت اپنے سسرالی رشتہ داروں کو اپنے ہاتھ اور زبان کے شر سے محفوظ رکھے گی اور ان کے وہی پسند کرے گی جو وہ اپنے لئے پسند کرتی ہے تو کامل ایمان والی ہو گی۔

اس حدیث کی روشنی میں نند کا حق ہے کہ بھابھی اس پر ہاتھ نہ اٹھائے اور اسے اپنی بہن کی طرح سمجھے۔

شوہر کی فرمانبردار رہے گی

فرماں بردار بیوی بیش قیمت اثاثہ، دنیا کا بہترین سرمایہ اور بیش قیمت خزانہ صالح بیوی ہے اور اس بیش قیمت متاع کو وہی خوش نصیب حاصل کر سکتا ہے جس کی نظر انتخاب دین پر مرتکز ہو اور اس کی ترجیح، دین دار پارسا عورت سے نکاح کرنا ہو، لہذا نکاح کے لیے ایسے ہی بیش قیمت سرمائے سے مستفید ہوں، کیونکہ نیک بیوی گھر کا سکون، خاوند کی بہترین معاون اور اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کا مرکزی کردار ہے، جو آپ کے روشن مستقبل اور بہترین عاقبت کی نوید ہے۔

حصین بن محصنؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے میری پھوپھی نے بیان کیا کہ ایک دن میں نبی کریم کے پاس گئی، آپ نے مجھ سے پوچھا (تم) کون ہو؟ کیا تم شوہر والی ہو؟ تمہارا خاوند ہے؟ میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا تم اس کیلئے کیسی ہو؟ میں نے جواب دیا اس کی اطاعت اور خدمت میں کوئی کوتاہی نہیں کرتی، سوائے اس کے کہ اس کام سے عاجز ہوں۔ آپ نے فرمایا خوب سوچ لو، کیونکہ وہی تمہارے لئے جنت اور جہنم ہے۔[14] شوہر کی اطاعت و خدمت فرض ہے۔ آخرت کی زندگی میں کامیابی کا دارومدار شوہر کی خدمت میں مضمر ہے۔ جنتی عورت ہمیشہ شوہر کی تابعدار ہوتی ہے، اس کے آرام و سکون کا خیال رکھتی ہے۔

عورت غلطی اور گناہ سے بچ جائے گی

کسی کو زبانی یا جسمانی تکلیف دینا گناہ ہے اور گھریلو مسائل میں انسان ایسے کئی مسائل سے دوچار ہوتا ہے اور گناہ کرتا ہے۔ اگر انسان صبر اور درگزر سے کام لے حقوق العباد ادا کرتا رہے، کسی کو تکلیف نہ دے تو صغائر اور کبائر سے بچ جاتا ہے

باہم مربوط خاندان

خاندان کو باہم مربوط کرنا۔ باہمی محبت پیدا کرنا، یہ عورت کی ہی ذمہ داری ہے اور اس میں کردار بھی عورت نے ہی ادا کرنا ہوتا ہے۔

شریعت مطہرہ کی پابندی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝[15]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤاور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو، یقیناوہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ خود کو دین اسلام کا پابند ووفا شعار بنائے، مذہب سے مضبوط تعلقات استوار کرے، تقویٰ وللہیت کا پیکر ہو اور جملہ عبادات وآداب کا عامل ہو۔ وہ خود بھی شریعت مطہرہ کا پابند ہو اور بیوی بچوں اور ماتحت افراد کی تربیت بھی اسلامی قوانین کے مطابق کرے، انھیں شیطان کے نرغے سے بچانے کی تگ ودو کرے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مخلص عبادت گزار، اسلام کے وفادار اور دین حنیف کے بے لوث جاں نثار بنانے پر محنت کرے، اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے فرمان پر عمل بجالا کر ہی ہم شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں انسان کے لئے ہر سعادت اور خوشحالی کی انتہا ہے اگر ہم اس کا راستہ چھوڑ دیں تو ہم گمراہ ہونگے اور شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہونگے۔ اور شریعت ہمیں چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام سکھاتی ہے۔

گھریلو امن وسکون

گھر کا امن وامان بحال رکھنے میں سب سے اہم کردار عورت کا ہوتا ہے وہ گھر کی سربراہ ہوتی ہے اپنے گھر والوں پر راعی ہوتی ہے اور گھر امن وامان اسی کی ذمہ داری ہے اور اسے ایسی حرکات وسکنات سے دور رہنا چاہئے جن سے گھر کا ماحول خراب ہوتا ہو۔

شوہر کے قلب کی تسکین

خاوند کی قدر کرنا، اسے عزت دینا، اس کے لیے راحت کا سامان کرنا، اسے پریشانیوں سے نکالنا اور ہمہ وقت اس کی اطاعت وفرماں برداری میں مصروف رہنا اور ایسے کاموں سے گریز کرنا جو اس کی ناراضی کا باعث ہوں، ہر عورت کی ذمہ داری ہے، جس سے بے توجہی اور کوتاہی سے عورت گناہ گار بھی ہوتی اور خاوند کے دل میں نفرت پیدا کرنے اور گھریلو ناچاقی

کا سبب بھی بنتی ہے۔ لہذا ہر مسلمان عورت کو خاوند کا دل جیتنے اور اس سے خوشگوار تعلقات بنانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ بہترین عورت کا ہی خاصہ ہے۔[16]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی عورت بہترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :(بہترین عورت وہ ہے) جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے، جب وہ حکم دے اس کی اطاعت کرے اور اس کے ذات اور اپنے مال میں وہ جو ناپسند کرتا ہے اس کی مخالفت نہ کرے۔[17]

صلہ رحمی کے اجر کا استحقاق

صلہ رحمی کی نیت رکھنے والا اور عمل کرنے والا اللہ کے ہاں اپنا اجر ضرور پاتا ہے۔ رشتے داروں کے ہاں جائے تو اسی نیت سے جائے نا کسی دنیاوی نیت سے نہیں اس طرح جانا بھی عبادت ہوگا۔ اللہ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ لوگ رشتے داریاں جوڑیں اور پیار و محبت سے رہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

> ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:" من احب ان يبسط له في رزقه وينسا له في اثره فليصل رحمه"
>
> جو چاہتا ہو کہ اس کی روزی میں کشادگی ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو اسے اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہیے۔[18]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے ملتا ہوں وہ مجھ سے قطع کرتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان سے حلم اختیار کرتا ہوں وہ مجھ پر جہالت کرتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلاَ يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ[19]
>
> "اگر ایسے ہی ہے جس طرح تم کہہ رہے ہوں تو گویا کہ تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک اس عمل پر قائم رہو گے، ہمیشہ ان کے مقابلے میں اللہ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔"

قال الله تبارک وتعالى: "أنا الله" و"أنا الرحمان"، خلقت الرحم وشققت لها من اسمي، فمن وصلها وصلته ومن قطعها بتته

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رَحْمٰن ہوں، میں نے رشتوں کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے۔ تو جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا۔ میں اس کو کاٹ دوں گا۔ [20]

گھر کے سربراہ کی ذمہ داری

سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی اسلامی عقائد و نظریات کی تعلیم سے روشناس ہو، فرائض واحکام کا پابند ہو اور عمدہ اخلاق اور اوصاف حمیدہ سے متصف ہو اور پھر اہل خانہ کو بھی انہی احکام کا پابند بنائے۔ ارشاد نبوی ہے:

تم سب نگران ہو اور تم سب سے اس کی مسئولیت کا سوال ہو گا، حاکم رعایا کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی، آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اور اس سے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، بیوی اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کی باز پرس ہو گی، خادم اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال ہو گا۔ [21]

بہترین متاع

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

الدنيا متاع وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة [22]

دنیا فائدے کا سامان اور دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے۔

بے مثال اخلاقی گھرانے کی تشکیل

معاشرت اور حسن سلوک کرنے والے لوگوں کو بہترین قرار دیا ہے۔ .سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خيركم خيركم لأهله [23]

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہترین ہے.

سیدنا ابو ہریرہ سے اللہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخيار خيارم إياهم [24]

مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو ان میں سے عمدہ ترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی گھر والیوں کے لیے بہترین ہیں۔

اخلاق حسنہ حسن سلوک، بے پایاں احسانات سے لوگوں کا دل جیتا جائے اور پیار محبت اور صبر و حوصلے سے ان سے گزر بسر کی جائے۔

نند کو کیسا ہونا چاہیئے؟ وحاصل کلام

نند کو چاہیئے کہ وہ یہ بات ذہن نشین رکھے کہ بھابھی سے الجھنے جھگڑنے سے میرا ہی بھائی جس کی میں لاڈلی ہوں پریشان اور ذہنی دباؤ کا شکار ہوگا، گھر کے دیگر افراد بھی اذیت و بے چینی کا شکار ہو جائیں گے اس طرح گھر کا سکون برباد ہو جائے گا۔ نند کو چاہیئے کہ وہ بھابھی کے ساتھ خیر خواہی کرے، اس سے عزّت سے پیش آئے، اس کو اپنی سہیلی بنالے، اس کے دکھ درد کا احساس کرے، اس کی پریشانیوں میں اُس کا ساتھ دے، اس کی طرف سے کوئی اذیت وتکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرے، اُس کی طرف سے اپنا دل صاف رکھے، اس کی برائیوں اور عیبوں پر نظر پڑے تو اسے اچھے طریقے سے سمجھائے یا پردہ پوشی کرے۔ نند اپنی بھابھی سے اچھا برتاؤ کرے گی تو بھابھی بھی اس کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آئے گی اور کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ اس کے اپنے سسرال میں اس کی نندیں بھی اُس کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گی۔

اگر نند پہلے ہی شادی شدہ ہے اور خدانخواستہ سسرال میں اُس کے ساتھ اس کی ساس اور نندوں کا اچھا رویہ نہیں ہے تب بھی اسے چاہیئے کہ وہ اپنے میکے جا کر اپنی بھابھی سے اُس کا بدلہ لینے اور بدسلوکی کرنے کے بجائے رضائے الٰہی کیلئے حسنِ اخلاق کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے۔ البتہ بھابھی کو بھی اپنی نند کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے اور بہن بھائی کے رشتے میں دراڑیں یا اُن کی محبتوں میں فاصلے پیدا کر کے قطع رحمی جیسی برائی کا سبب نہیں بننا چاہیئے کیونکہ احادیثِ مبارکہ میں قطعِ رحمی کی بہت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داریوں کو کاٹنے والا موجود ہے۔ [25]

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات و حواشی (References)

1 بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب النکاح، باب ما یحل من النساء وما یحرم، رقم حدیث:5105 دار الشعب، القاهرة، 1987ء

Bukhari, *Kitab an Nikah*, Bab: Ma yahillu min an nisa'i wa ma yuharramu, Raqm Hadees: 5105 Dar ul shu'ab,Qahra,1987

2 سورہ النساء:23

Surah an Nisa: 23

3 سورہ الفرقان:54

Surah al Furqan: 54

4 مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1949ء، جلد:3، ص:458

Maududi, *Tafheem ul Qur'an*, Idara Tarjuman ul Qur'an, Lahore, 1949, Jild: 3, Safha: 458

5 بخاری، كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا»، رقم حديث:3662

Bukhari, *Kitab Fazail As'hab an Nabi* ﷺ, Bab: Qaul an Nabi ﷺ "Lau kuntu muttakhizan khaleelan", Raqm Hadees: 3662

6 مسلم، كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُم ، بَاب وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِ مِصْرَ ،رقم حديث:6494 دار إحياء التراث العربي ، بيروت،(س،ن)

Muslim, *Kitab Fazail as Sahabah R.A.*, Bab: Wasiat an Nabi ﷺ bi Ahl e Misr, Raqm Hadees: 6494 Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, (s.n.)

7 احمد یار خان نعیمی، مراۃ المناجیح، نعیمی کتب خانہ، گجرات،(س،ن)ج8، ص:215

Ahmad Yar Khan Naeemi, *Mira'at ul Manajeeh*, Naeemi Kutub Khana, Gujrat, (s.n.), Jild: 8, Safha: 215

8 طبری، محمد بن جریر، تاریخ طبری، مترجم: سید حیدر علی طباطبائی، نفیس اکیڈمی، کراچی، 2004ء، ج4، ص:39

Tabari, Muhammad bin Jareer, *Tareekh Tabari*, Mutarjim: Syed Haider Ali Tabatabai, Nafees Academy, Karachi, 2004, Jild: 4, Safha: 39

9 ابوداؤد، كِتَابُ الْعِتْقِ، بَاب فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتْ الْكِتَابَةُ ، رقم حديث:3931 المكتبة العصرية صيدا، بيروت،(س،ن)

Abu Dawood, *Kitab al 'Itq*, Bab: Fi bai' al mukatab iza fusikhat al kitabah, Raqm Hadees: 3931 Al-Maktabah al-'Asriyyah, Saida, Beirut, (s.n.)

10 الرعد: 20 24
ar Ra‘d: 20–24

11نسائی، كِتَابُ النِّكَاحِ، أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ ،رقم حديث:3233 مكتب المطبوعات الإسلامية ، حلب،1986م
Nasai, *Kitab an Nikah*, Bab: Ayyu an nisa’i khayr, Raqm Hadees: 3233 Maktab al-Matbu‘at al-Islamiyyah, Halab, 1986

12 بخاری،كِتَابُ الإِيمَانِ بَابٌ: مِنَ الإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رقم حديث:13
Bukhari, *Kitab al Iman*, Bab: Min al iman an yuhibba li akhihi ma yuhibbu li nafsihi, Raqm Hadees: 13

13 بخاری ، كِتَابُ الإِيمَانِ،بَابُ أُمُورِ الإِيمَانِ،رقم حديث:11
Bukhari, *Kitab al Iman*, Bab: Umur al Iman, Raqm Hadees: 11

14 أحمد ابن حنبل ،مسند احمد،أَوَّلُ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ،حَدِيثُ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ،رقم حديث:18691 مؤسسة الرسالة ،بيروت،2001م
Ahmad bin Hanbal, *Musnad Ahmad,* Awwal Musnad al Kufiyyeen, Hadees Husayn bin Mihsan ‘an ‘ammat lahu, Raqm Hadees: 18691 Mu’assasat al-Risalah, Beirut, 2001

15 سوره البقره: 208
Surah al Baqarah: 208

16 فاروق رفیع،گھریلو زندگی خوشی اور سکون کے ساتھ، فصل الخطاب للنشر والتوزیع،لاہور،(س،ن)،ص:57
Farooq Rafi‘, *Gharelu Zindagi Khushi aur Sukoon ke Sath*, Fasl ul Khitab lin Nashr wat Tauzee‘, Lahore, (s.n.), Safha: 57

17 نسائی، كِتَابُ النِّكَاحِ،بابُ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ ،رقم حديث:3233
Nasai, *Kitab an Nikah*, Bab: Ayyu an nisa’i khayr, Raqm Hadees: 3233

18 بخاري، كِتَابُ الأَدَبِ ، بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ ،رقم حديث: 5986
Bukhari, *Kitab al Adab*, Bab: Man busita lahu fi ar rizq bi silat ir rahim, Raqm Hadees: 5986

19 مسلم ،كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ ،بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا، رقم حديث:4678
Muslim, *Kitab an Nikah*, Bab: Khayru mata‘id dunya al mar’ah as salihah, Raqm Hadees: 1469

20 ترمذی،کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی قطعية الرحم،رقم حديث:1914 دار الغرب الإسلامي،بيروت،1998م
Tirmidhi, Kitab al-Bura’ah al-Silah, Bab Ma Ja’a fi Qat‘iyat al-Rahim, Raqm al-Hadith: 1914, Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, 1998

21 بخاری، كِتَابُ الجُمُعَةِ،بَابُ الجُمُعَةِ فِي القُرَى وَالمُدُنِ،رقم حديث:893
Bukhari, *Kitab al Jumu‘ah*, Bab: al Jumu‘ah fil qura wal mudun, Raqm Hadees: 893

22 مسلم، كتاب النكاح، باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة ،رقم حديث: 1469

Muslim, *Kitab an Nikah*, Bab: Khayru mata‘id dunya al mar’ah as salihah, Raqm Hadees: 1469

23 طبرانی،معجم الاوسط للطبرانی،باب المیم ،من اسمہ محمد،رقم حدیث:6145 دار الحرمین ، قاهرة،(س،ن)

Tabarani, *Al Mu‘jam al Awsat li Tabarani*, Bab al Meem, man ismuhu Muhammad, Raqm Hadees: 6145 Dar al-Haramayn, Qahira, (s.n.)

24 ترمذی،أَبْوَابُ الرَّضَاعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،بَاب مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا،رقم حديث 1162

Tirmizi, *Abwab ar Rida‘ ‘an Rasulillah* ﷺ, Bab: Ma ja’a fi haqq al mar’ah ‘ala zawjiha, Raqm Hadees: 1162

25 بہقی ،شعب الایمان،باب فی صلة الارحام،رقم حدیث: 7962 مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض ،2003ء

Baihaqi, *Shu‘ab al Iman*, Bab: Fi silat al arhaam, Raqm Hadees: 7962 Maktabat al-Rushd li’l-Nashr wa al-Tawzi‘ bi-Riyadh, 2003